مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے سوانح نگاروں کی غلطیاں اور ان کی اصلاح

[illegible] حسن مصباحی مبا[illegible]وری لکچرر طبیہ کالج نئی دہلی

[illegible] نے متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔

[illegible] تحفۃ الحامدیہ فی

[illegible] الاستحسان

[illegible] باکمیرا لبدن رامپور

[illegible] رامپور کے دوران

[illegible] طبیب خاص کے عہدہ پر تقرر

[illegible] ہوئے کہ القول المرغوب ۱۸۹۲ء

[illegible] صحیح یہ ہے کہ

[illegible] پہلی (عربی زبان میں) تصنیف ہے جو [illegible]

[illegible] حکیم صاحب خود اس رسالہ کے خطبے میں لکھتے

ہیں، "الٰی حین تلمذی علی اخی المستغرق فی علم الابدان حاذق الملک الحکیم عبد المجید خان املأت رسالۃ فی تغذیۃ الماء المشروب وسمیتہا بالقول المرغوب" جس کا مفہوم یہ ہے کہ حکیم اجمل خان نے یہ رسالہ اس وقت لکھا جب وہ اپنے بڑے بھائی حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں سے تحصیل علم کر رہے تھے، حکیم اجمل خان نے اس رسالہ کی تصنیف کا زمانہ بھی متعین کر دیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے "الرسالۃ الاولیٰ القول المرغوب فی الماء المشروب التی املئتہا فی سنۃ ۱۳۰۵ھ من الہجرۃ" یعنی یہ پہلا رسالہ القول المرغوب فی الماء المشروب ہے جسے میں نے ۱۳۰۵ھ میں لکھا ہے اس لئے یہ کتاب قیام رامپور کے دوران کی نہیں ہے بلکہ اس سے بہت پہلے کی ہے۔

ہمدانی صاحب نے ایقاظ النعسان کو حکیم اجمل خان کی تصنیفات میں شمار کیا ہے جو صحیح نہیں ہے بلکہ یہ کتاب حکیم شفیق الرحمٰن رام پوری کی تصنیف ہے۔ لکھنؤ اسکول کے ایک جید طبیب حکیم عبدالوحید لکھنوی (برادر خرد شیخ الہند حکیم عبدالعزیز لکھنوی بانی تکمیل الطب کالج لکھنؤ) نے غایۃ الاستحسان فی حس مخ الانسان تالیف فرمائی جس میں حاذق الملک حکیم عبدالمجید خان کے اس نظریہ کا رد کیا گیا تھا کہ مخ دماغ میں حس نہیں ہوتی، حکیم عبدالوحید لکھنوی نے یہ دعویٰ کیا کہ مخ انسان میں حس ہوتی ہے۔ اس کتاب کے جواب میں حکیم شفیق الرحمٰن رام پوری نے ایقاظ النعسان فی اغالیط غایۃ الاستحسان تالیف کیا۔ غایۃ الاستحسان ۱۲۹۹ھ میں مطبع انوار احمدی لکھنؤ میں چھپی اور ایقاظ النعسان ۱۳۲۴ھ میں افضل المطابع دہلی سے مطبوع ہوئی۔ اس سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ منرجمۃ الخواطر میں بھی "ایقاظ النعسان" کو حکیم اجمل خان کی تصنیفات میں شمار کیا گیا ہے۔ ممکن ہے ہمدانی صاحب کا ماخذ یہی کتاب ہو اور اس کتاب کے مصنف کو یہاں اشتباہات

ے دھوکا ہوا ہو جو مجلہ طبیہ اور دفتر مدرسہ طبیہ کی دیگر کتب میں دئے جاتے رہے ہیں۔
ن ہیں ۔ تصانیف عالی جناب افسر الاطباء حکیم اجمل خان صاحب" کے ذیل میں آس
ں ب کی بھی خوب شہرت ہوئی۔ بہرحال غلطی کی بنیاد کچھ بھی ہو، اس وقت ہمارے
یش نظر ایقاظ النعسان موجود ہے جس کا ورق ورق حکیم شفیق الرحمٰن رام پوری
کے مؤلف ہونے کی شہادت دے رہا ہے۔

(۲) ۔۔ سنہ ۱۹۰۲ء سے سنہ ۱۹۰۴ء تک حکیم صاحب کا قیام زیادہ تر دلی میں رہا، اس
زمانے میں دو طبی کارنامے انجام دئے ایک تو مدرسہ طبیہ کا میگزین مجلہ طبیہ
سے شائع کیا، یہ ایک ماہوار رسالہ تھا جس میں مدرسہ کی خبروں کے علاوہ طبی مضامین
بھی شائع ہوتے تھے اس رسالہ کی ادارت کے فرائض حکیم سید عبدالرزاق معلم تشریح
سے متعلق رہے ہیں ص۸ ۔ ہمدانی صاحب کے بہ قول مجلہ طبیہ کو حکیم اجمل خان نے
جاری فرمایا لیکن مجلہ طبیہ کی زبان کچھ اور کہتی ہے، ملاحظہ ہو مجلہ طبیہ شمارہ
نومبر سنہ ۱۹۱۲ء جلد ۱۲ نمبر ۱۱ ضمیمہ ص۳ آپ کے بعد (یعنی حاذق الملک حکیم عبدالمجید
خان کے انتقال کے بعد۔ مصباحی) عالی جناب حکیم محمد واصل خاں مرحوم و مغفور نے
اپنے برادرِ مکرم حاذق الملک اول کے قدم بہ قدم اس فن شریف کی اشاعت
میں گہری دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا اور آپ نے علاوہ مدرسہ طبیہ کی اعلیٰ خدمت
کے یہ کام کیا کہ مدرسہ طبیہ کے اسٹاف میں سے بعض کو تحریک دے کر مجلہ طبیہ
رسالہ جاری فرمایا جو اب تک نہایت آب و تاب کے ساتھ طبی منافع سے ملک
کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔ ص۳

ہمدانی صاحب کی عبارت سے واضح ہے کہ حکیم سید عبدالرزاق صاحب معلم
تشریح مجلہ طبیہ کے وقت اجراء ہی سے اس کے اڈیٹر کے فرائض انجام دے رہے
تھے حالانکہ یہ ماہوار رسالہ حکیم مقصود علی خاں رشدی کی ادارت میں جاری

تھا اس وقت "بدن کی ...

صاحب کا شائع ہوا کرتا تھا۔ مجلہ طبیہ شمارہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۸ء میں جلد دار المباحثہ کے تحت کی۔ ایک عبارت ملاحظہ ہو جو واضح کرتی ہے کہ حکیم عبدالرزاق صاحب کا مجلہ طبیہ کی ادارت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ۳ ستمبر بروز سہ شنبہ عالی جناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب کی خدمت میں طبیہ کلب کا حسب ذیل ڈیپوٹیشن حاضر ہوا۔ عالی جناب حکیم محمد احمد خان صاحب پریسیڈنٹ کلب، عالی جناب حکیم محمد غلام کبریا خاں صاحب، وائس پریسیڈنٹ کلب، عالی جناب مولوی حکیم عبدالرشید خاں ممبر کلب، عالی جناب حکیم سید عبدالرزاق صاحب، ممبر کلب، عالی جناب محمد سلطان صاحب ضیا سکریٹری کلب۔ خاکسار اڈیٹر ممبر کلب اس کے علاوہ مجلہ طبیہ شمارہ دسمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۶ پر صاف صاف حکیم مقصود علی خاں رشدی اڈیٹر مندرج ہے۔ حوالہ جات کی ضرورت یوں پیش آئی کہ مجلہ طبیہ کے ٹائٹل پر یا آخری صفحے پر کہیں بھی اڈیٹر کا نام مندرج نہیں ہے صرف مجلہ کے مہتمم صاحبان کے نام لکھے گئے ہیں۔

(۳) دوسرا اہم کام منفرد دواؤں کی بہم رسانی اور مرکب دواؤں کی تیاری کے لئے یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی کا اجرا تھا۔ ۸ یہاں تک میرا حافظہ رفاقت کر رہا ہے میں نے مجلہ طبیہ کے کسی شمارے میں صاف صاف لکھا دیکھا ہے کہ اس کمپنی کا اجرا حکیم محمد واصل خاں صاحب مرحوم و مغفور نے کیا تھا مگر افسوس کہ مجلہ کا وہ شمارہ میرے پیش نظر نہیں ہے۔ میری اس یادداشت کی تائید کوثر چاندپوری کی کتاب "حکیم اجمل خاں ص ۱۴۰ کی عبارات سے بھی ہوتی ہے ممکن ہے اس کا ماخذ بھی مجلہ طبیہ ہی ہو۔ اس ضمن میں ایک اشتہار کا حوالہ غالباً نامناسب نہ ہوگا جو مجلہ طبیہ میں مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اشتہار کی عبارت یہ ہے۔

۱۴ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کو یہ کمپنی بہ سرپرستی و زیر نگرانی حاذق زماں عالی جناب حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب جاری ہو گئی ہے۔"
اس اشتہار سے مترشح ہوتا ہے کہ ۱۴ر اکتوبر سے پہلے یہ کمپنی کسی اور کی سرپرستی اور زیر نگرانی تھی۔

(۴) "ہندوستان میں جاہل اور ناقابل دائیوں کی وجہ سے عورتوں اور نو مولود بچوں پر غلط تدابیر اور علاج سے بڑا ظلم ہوتا تھا مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے اس مصیبت عظمیٰ سے بچانے کے لئے ایک زنانہ طبی مدرسہ کی تحریک شروع کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں چالیس ہزار روپے فراہم کر لیا اس مدرسہ کا افتتاح ۱۹۰۹ء میں لیڈی سرلوئی ڈین لفٹننٹ گورنر پنجاب نے کیا۔" فاضل مضمون نگار نے صحیح عکاسی نہیں فرمائی۔ دراصل جاہل اور ناقابل دائیوں کی وجہ سے جو نقصان ہوتا تھا اس کے تدارک کے لئے حکیم اجمل خاں نے مدرسہ دائیاں کی تحریک کی تھی چنانچہ ۱۸ر اپریل ۱۹۰۶ء کو مدرسہ طبیہ گلی قاسم جان میں ایک جلسہ عام ہوا جس میں مدرسہ دائیاں کے اغراض و مقاصد پیش کئے گئے اور ایک سب کمیٹی کا قیام زیر عمل آیا جس کے صدر حکیم اجمل خاں اور سکریٹری بابو شیو نرائن پلیڈر بنائے گئے اور ۱۹ دیگر معززین شہر کو اس کا ممبر بنایا گیا (جس میں فرہنگ آصفیہ کے مرتب مولوی سید احمد دہلوی بھی تھے) مدرسہ دائیاں کے نام سے ایک رپورٹ ۱۹۰۶ء میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ پھر جب چندہ کی باقاعدہ تحریک عمل میں آئی تو کانپور، قنوج، کیتھل، فرخ آباد، شملہ، اٹاوہ وغیرہ کے لئے محصل بھیجے گئے اور انھیں اسناد سفارت دی گئیں البتہ جب یہ مدرسہ اپنی اسکیم کے تحت

جاری ہوا تو بوجوہ چند اس کا نام مدرسہ طبیہ زنانہ رکھا گیا اور اس کا افتتاح
۱۳ر جنوری سنہ ۱۹۰۹ء کو پنجاب کے لفٹننٹ گورنر بہادر کی اہلیہ ایڈتھ ڈین کے ہاتھوں
عمل میں آیا۔ ہمدانی صاحب نے مدرسہ دائیاں کا ذکر نہیں فرمایا جبکہ اسی نام
سے تحریک کا آغاز ہوا نیز موصوف نے مدرسہ طبیہ زنانہ کا سال افتتاح سنہ ۱۹۰۸ء
قرار دیا ہے جبکہ اس وقت کی روئداد میں ۱۳ر جنوری سنہ ۱۹۰۹ء پر شاہد عادل ہیں
(روئداد انجمن طبیہ ۱۹۱۰ء مصنفہ حکیم اجمل خاں مرحوم، و فہرست ادویہ ہندوستانی
دواخانہ سنہ ۱۹۱۳ء)